بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دیگا

لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

چودھوین کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمد ؐ کا

البدر

ضوابط

(۱) قیمت ہر حال میں پیشگی لیجاتی ہے
(۲) جواب طلب امر کے لیے جب تک جوابی کارڈ یا ٹکٹ نہ آوے جواب نہیں دیا جاویگا
(۳) خط و کتابت میں نمبر خریداری کا حوالہ ہو ورنہ جواب میں دیری ہوگی ۔

شرح قیمت

ہندوستان میں ... سالانہ
غیر ممالک میں ... ۔
خاص قادیان ...
... روانہ ہوتا ہے
نمونہ کا پرچہ ... کے نام اخبار بھیجا جاتا ہو مفت روانہ ہوتا ہے ۔

ہر انگریزی ماہ کی ۱-۸-۱۶-۲۴-تاریخ کو قادیان دار الامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے

اخبار البدر

مذہب اسلام کے ایک زندہ مذہب ہونے کی تائید اور دیگر کل مذاہب باطلہ کی تردید اسلامی احکام اور شریعت کی فلاسفی اور حقائق اور معارف سے پر مضامین اگر دیکھنے ہوں اور زمانہ کی ظلمت سے اگر نجات کے متلاشی ہو تو اس اخبار کو ضرور خرید و حضرت امام الزمان مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان اور آپکے جلیل القدر اصحاب کی زبان اور قلم سے نکلے ہوئے مضامین ۔ قرآن شریف کی عجیب و غریب تفسیر اور طبی مشورہ اور نوٹ درج ہوتے ہیں اسلام کے اندرونی اور بیرونی مخالفوں کے اعتراضوں کے جواب دیے جاتے ہیں اسلئے ہر ایک ہمدرد قوم کو عموماً اور احمدی جماعت کو خصوصاً اس اخبار کی خریداری اور اشاعت کی طرف متوجہ ہونا چاہیے ۔

طب روحانی

بغیر دوا کے علاج کرنے کا طریق مسمریزم یعنی علم توجہ جس کی نسبت اس زمانہ میں عام چرچا ہے اور جسکو دیانت ہو جاتی ہے عیسوی معجزات کی کلا ہے ایک مذہب اور ملت کے حق کر ایک دہریہ کے ہاتھ میں بھی دیدی ہے اور جس کے ذریعہ سے بڑے بڑے امراض کا علاج ہو جاتا ہے ۔ اس کتاب میں بتلایا گیا ہے جو ہدایات اس میں درج ہیں ان پر مشق کرنے سے انسان صحت نیت رکھکر اپنے وجود کو زیادہ نافع الناس بنا سکتا ہے خیالات میں یکسوئی اور نفس کو ضبط کرنے کی عادت بھی پیدا ہو جاتی ہے ۔ اگرچہ عام طور پر اس علم پر کتابیں لکھنے والوں نے وہ مبالغہ کیے ہیں کہ آسمان و زمین کے قلابے ملا دیے ہیں اور اس کے مشاق کو گویا خدائی کی کل کا چلانیوالا قرار دیا ہوتا ہے لیکن ہمارے نزدیک اس علم کی فضیلت صرف یہی ہے کہ جیسے انسان دیگر علوم عطیۂ الٰہی کا نیک یا بد استعمال کر سکتا ہے ویسے ہی اس کے ارادہ اور اذن سے انسان اس سے بھی فائدہ اٹھا سکتا ہے اور اپنی روح سے ایسے کام لے سکتا ہے جو اس کے نزدیک اول محالات سے تھے ۔ ہمارے مرحوم و مغفور احمدی بھائی منشی احمد جان صوفی نقشبندی نے ... عوام الناس کو ایک بڑی مغالطہ سے نجات دینے ... اور عام پیروں فقیروں کے دھوکے سے بچانے اور فائدہ عام کی غرض سے اسکو چھپوایا تھا اور آپ اس میں بڑے ماہر تھے اور ہزاروں مریض آپکے ذریعہ شفا پاتے تھے ۔ یہ کتاب ایسی مقبول ہوئی کہ پھر دوبارہ چھاپنی پڑی اول ۲ قیمت تھی پھر ایک روپیہ کر دی اور اب بھی قیمت پر دفتر البدر سے مل سکتی ہے ۔

اس فن کو عملی طور پر سکھلا دینے یا اس پر عامل کو طریق عمل بتانے جو ضروریات و مکار ہوں یا بعض اسرار کا وہ حل چاہے ان تمام باتوں کو ہم نے مصنف مرحوم کے اس عمل میں فیض یافتہ اصحاب سے دریافت کر کے بتلانے کا انتظام کر لیا ہے اس استفسار کیلیے علیحدہ خط و کتابت ہونی چاہیے اور جواب کے لیے ٹکٹ ضرور آنا چاہیے ورنہ جواب نہ دیا جاویگا ۔

شہادت آسمانی حصہ اول و دوم

بجواب فضل رحمانی جو کہ ایک کورٹ انسپکٹر ملتانی نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت میں لکھی تھی اس کے اور دیگر معترضین کے اعتراضوں کے جواب ۔ کتاب میں دیگر امور اور اشاعت اسلام کیلیے جہاد کی عدم ضرورت کو ثابت کر کے دکھلایا ہے ۔ قرآن کریم میں ذو القرنین سے مراد مسیح علیہ السلام کا ہونا ثابت کیا ہے اور خر دجال ۔ یاجوج ماجوج ۔ تقدیر وغیرہ کے متعلق دندان شکن جواب دیے گئے ہیں قیمت ہر دو حصہ ۲ (مصنفہ محمد اسمعیل صاحب نقشہ نویس دہلی)

سر مکتوم

یہ سو صفحہ کی کتاب انجیلی شہادتوں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع ہونا ثابت کیا ہے اور بسا علم حدیث لکھ کر لطیف خیالات کا اظہار

کیا ہے اور دکھلایا ہے کہ جن مردوں کے زندہ کرنے کا انجیل میں ذکر ہے وہ مردہ ثابت ہے کہ وہ دراصل حقیقی طور پر مردہ نہ تھے وغیرہ وغیرہ مصنفہ بابو اسمعیل صاحب دہلوی

رویائے صالحہ

اس میں مصنف نے اپنی بیعت کی سرگذشت ۔ محمد حسین صاحب بٹالوی کے کفر نامہ پر ... اور حضرت مسیح موعود کا ثبوت بطرز سلیس دیا ہے قیمت ۲

اعجاز احمدی

۸۴ صفحہ کا رسالہ اصحاب کہف اور اصحاب الرقیم اور ذو القرنین ۔ کون کون مراد ہیں اس کی تفسیر کی گئی ہے جس سے اعلیٰ خیالات کا طلوع ہوتا ہے قیمت ۲

قول صحیح پنجاب کے مشہور و معروف شاعر میاں ہدایت اللہ صاحب احمدی ساکن لاہور کی نظم ہو کر اپنے اردو زبان میں حضرت مسیح موعود کی مسیح اور مہدی ہونے کے ثبوت میں لکھی ہے زیر طبع ہے قیمت ۲ ہوگی ۔

براہین احمدیہ ازالہ اوہام سرمہ چشم آریہ یہ تین کتابیں پرانی ایڈیشن کی چھپی ہوئی دفتر البدر میں مطلوب ہیں اگر کوئی

عاقبۃ المکذبین پر بالوی مخالف مولویوں کا انجام جو ہوا اس کا بیان ۔ ... حضرت مسیح کی وفات حیات پر بحث اور ...

اسلام اور اس کا بانی یعنی طامس کار لائل صاحب مرحوم المعروف بہ ہیروز اینڈ ہیرو ورشپ کے ایک انگریزی لکچر کا ترجمہ مترجمہ منشی عبد العزیز خان صادق قیمت ۲ علاوہ محصولڈاک

صیانۃ الناس ۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے ایک خط کا جواب منجانب فاضل امروہی قیمت علاوہ محصولڈاک

الہامی دعا ۔ رب کل شیء خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی قیمت ۔ علاوہ محصولڈاک ۔

پنجابی تصانیف

کامن مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکے ضلع گجرات قیمت ۲

نظم ۔ برائے مستورات بطریق کامن مصنفہ ایضاً

روشنائی احمدیہ ۔ ساختہ مرزا عبد الکریم تاجر کوٹلوی نہایت اعلیٰ قسم فی تولہ اور اوسط قسم فی تولہ ۔ تاجروں کو خاص رعایت ۔

مجربات

حب افع دائمی قبض جس کے استعمال سے صرف عارضی طور پر قبض کشائی نہیں ہوتی بلکہ ان قوی میں جو نقص باعث مرض ہوتا ہے ان سے رفع ہو کر آئندہ تازہ قوت قوی کو فضلہ کے اخراج کے حاصل ہوتی ہے قیمت ۔

اکسیر شکم خوش ذائقہ دوا اکثر امراض معدہ کیلیے شفا کا حکم رکھتی ہے قیمت

علاج نکسیر بشرطیکہ ناک کے اندر زخم نہ ہو اور دماغ سے خون آتا ہو تو ضرور آرام ہو جاتا ہے کھاؤ اور ناک میں ٹپکانیکی دوا ۔ قیمت

حب جدید پرانے بخاروں اور ابتدائی دق اور کھانسی وغیرہ کا علاج جس کا تجربہ خود قادیان میں بھی ہو چکا ہے قیمت

روغن بہرہ پن بشرطیکہ مادرزاد بہرہ نہ ہو اکثروں پر تجربہ ہوا کہ آرام ہو گیا ہے قیمت فی شیشی

درد سر کی گولی ۔ ہر ایک قسم کے درد سر کو اس سے فوراً آرام ہوگا

تخفیف ہو جاتی ہے اعصاب کو طاقت ملتی ہے ۔ گولی

سرمہ زنگاری اعلیٰ درجہ کا مقوی بصر ۔ دھند ۔ غبار ۔ آشوب چشم پانی بہنا وغیرہ دیگر امراض چشم کا نادر علاج ۔ اعلیٰ درجہ کے اطبا کا خاندانی نسخہ ...... فی تولہ ۱۲

مصفی خون گولیاں ۔ خالص عشبہ کے جوہر اور چوب چینی کی بنی ہوئیں ۔ ۴۰ گولی

سلائی گکرہ ۔ جسے ہندوستانی زبان میں روہے کہتے ہیں خواہ پرانے ہوں اس کے استعمال سے آرام ہو جاتا ہے فی سلائی

برص کی دوا ۔ یا پھلبہری ۔ یہ ایک مرض ہے جس کو خدا کی برگزیدہ بندے پناہ مانگتے رہے ہیں بدن کی جلد پر سفید داغ شروع ہوتے ہیں اور آہستہ آہستہ پھیل کر تمام جسم کو بدنما کر دیتا ہے اس دوا کا تجربہ ...

اس اشتہار کے حوالہ سے (تمام درخواستیں دفتر البدر قادیان ضلع گورداسپور میں آنی چاہئیں اور کسی صاحب کے نام قادیان میں نہ ہونی چاہئیں)

نمبر ۴۵ | شنبہ یکم دسمبر سنہ ۱۹۰۳ء مطابق ۱۱ رمضان المبارک سنہ ۱۳۲۱ھ | جلد ۲

ملفوظات

حضرت اقدس ؑ

واقعہ ۴ نومبر سنہ ۱۹۰۳

شام اور عشاء کی نماز مین حضرت اقدس علیہ السلام شامل نہ ہوسکے ظہر کے وقت آپنے مولوی برہان الدین صاحب احمدی کو مخاطب فرماکر ایک تقریر فرمائی میرے پاس نوٹ بک موجود نہ تھی مگر میرے گرامی قدر دوست اور البدر کے دلی اور مخلص خیرخواہ چودہری الہ داد خانصاحب کلارک صدر شاہ پور (خدا ان کو خوش رکھے) انہوں نے بذات خود ایک مفید اور ضروری تقریر سمجھکر اُس کے نوٹ لئے اور بعد ازان ان نوٹون کو اپنے الفاظ مین مرتب فرماکر احمدی بھائیون کو تحفہ رسانی کے طور پر دفتر البدر مین ارسال فرمایا اور موقعہ بموقعہ حضرت اقدس ؑ کے اشعار کو بھی خوب چسپان کر دیا جس سے تقریر کی رونق اور بھی دوبالا ہو گئی ہے اس اخوت اور ہمدردی کی جو کہ ان کو احمدی احباب اور پھر البدر سے ہے خدا تعالٰے انکو اسکی جزا دے ہمیں اور ان کو اور مجھ کو اور میرے بھائیون کو اسپر عمل درآمد کی توفیق عطا کرے آمین

محمد افضل

وہ تقریر بجنسہ ذیل مین درج کی جاتی ہے ۔

تقریر حضرت اقدس علیہ السلام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

چو کار عمر نہ پیدا ست بارے این اولی
کہ روز واقعہ پیش نگار خود باشید

حضرت اقدس امام صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام بوقت ظہر حسب معمول اندر سے مسجد مبارک مین تشریف لائے اور مسند کو زیب نشست بخش کر مولوی برہان الدین صاحب جہلمی سے مخاطب ہو کر دریافت فرمایا کہ آپکے چہرہ پر آثار پژمردگی و پریشانی و حیرانی کیسے نظر آ رہے ہین ؟

عرض کی کہ حضور! وجہ تو صرف یہی ہے کہ اب دوسرا کنارہ یعنی جہان ثانی نظر آ رہا ہے۔ کیونکہ بوجہ پیرانہ سالی کے اب عالم آخرۃ کا ہی خیال رہتا ہے گنتی کے ہی دن اب باقی سمجھنے چاہئین مزید برآن عارضہ ضعف اور بھی اس کے سریع الوقوع ہونے پر شاہد ہے اور ضعف کا یہ باعث ہے کہ ابتدا مین کچھ مراقبہ و نفی و اثبات کا کسی قدر شغل رکھا ہے جس سے یہ عارضہ ضعف لاحق حال ہو گیا ہے۔ یہ سنکر حضرت اقدس نے ایک معانی خیز اور پر معارف لب و لہجہ کے ساتھ فرمایا کہ جب یہ حالت ہے۔ تب تو ضرور ہی ان تمام عارضی تعلقات کو یکسو رکھکر صرف ایک ہی آستانہ بارگاہ ایزدی پر نظر رکھنی چاہئے کیونکہ ہر ایک سعادت کیش و متلاشی حق روح کا یہی مامن اور یہی ملجا و ماوا ہے۔ اور چونکہ یہ مسلم امر ہے کہ اللہ تعالٰے کے پیارے کے پاس رہنا گویا ایک طرح سے خود خدا تعالٰے کے پاس رہنا ہوتا ہے اسواسطے اب آپ کو باقی ایام زندگی اسجگہ قادیان مین گذارنی چاہئین اور یہان آکر ڈیرا لگا دینا چاہئے اور اس شعر پر کاربند ہونا چاہئے ؎

چو کار عمر نہ پیدا ست بارے این اولے
کہ روز واقعہ پیش نگار خود باشید

یہان تو مقولہ "یک در گیر محکم گیر" پر عمل کرنا ضروری و لازمی ہے۔ ہر ایک کے لئے مناسب و واجب ہے کہ حسب استطاعت اپنے نفس کے ساتھ جہاد کر کے پوری سعی کرے۔ تاکہ ٹھیک وقت پر سفر منزل محبوب حقیقی کے لئے طیاری کر سکے۔ بغیر جوش محبت کے اس راہ پر قدم مارنا بڑا مشکل ہے۔ اور ساتھ ہی اس پر استقلال و استقامت ضروری ہے۔ جب یہ امر حاصل ہو جاوے تو پھر اللہ تعالٰے کے فضل و کرم سے جذب القلوب کا عمل بتدریج خود بخود شروع ہو جاوے گا جس سے صادقین کی محبت کی توفیق ملیگی اور اس صیقل عشق الٰہی سے زنگار آئینہ دل محو ہو کر تزکیہ نفس و تطہیر قلب نصیب ہو گا۔ مگر تلاش حق کا بیج بونا مقدم ہے جس سے صدق و صفا کا پر ثمر نخل پیدا ہوتا ہے اور محبت ذات ربانی کی آبپاشی سے نشو و نما پاتا ہے ؎

بمنزل جانان رسد ہمان مردی
کہ ہمہ دم در تلاش او دوان باشد

آپ اپنی پہلی حالت کو یاد کرین جبکہ آغاز سال ۱۸۸۶ء مین صرف حسبۃً للہ کا جوش آپ کو کشان کشان یہان لایا تھا۔ اور آپ پاپیادہ افتان و خیزان اس قدر دور فاصلہ سے پہلے قادیان پہونچے تھے اور جب ہم کو اس جگہ نہ پایا تو اسی بیتابی و بیقراری کے جوش مین نکلکر کے پیدل ہی ہمارے پاس ہوشیارپور جا پہونچے تھے۔ اور جب وہان سے واپس ہونے لگے تو اس وقت ہم سے جدا ہونا آپکو بڑا شاق گذرا تھا۔ اب تو ایسا وقت آگیا ہے کہ آپ کو آگے ہی قدم مارنا چاہئے۔ نہ یہ کہ تساہل و تکاہل مین پڑین۔ اب تو زمانہ بزبان حال کہہ رہا ہے۔ اور نشانات و علامات سماوی بآواز دہل پکار رہے ہین کہ ؎

چنین زمانہ چنین دور این چنین برکات
تو بے نصیب روی وہ چہ این شقا باشد
فلک قریب زمین شد زبارش برکات
کجاست طالب حق تا یقین فزا باشد

بجز اسیر کمند عشق رخ رہائی نیست ؎ بدرد او ہمہ امراض را دوا باشد

غرض کہ پوری مستعدی و ہمت سے استقلال دکھلا دین یہ آثار پژمردگی ہمین بر محل معلوم نہین ہوتے۔ یہان کا رہنا تو ایک قسم کا آستانہ ایزدی پر رہنا ہے اس حوض کوثر سے وہ آب حیات ملتا ہے کہ جس کے پینے سے حیات جاودانی نصیب ہوتی ہے جسپر ابدالآباد تک موت ہرگز نہین آسکتی ٭

اچھی طرح کمر بستہ ہو کر پورے استقلال سے اس صراط مستقیم کے راہ رو بنین۔ اور ہر قسم کی دنیوی رکاوٹون اور نفسانی خواہشات کی ذرہ پرواہ نہ کرکے اللہ تعالٰے کے صادق مامور کی پوری معیت کرین تاکہ حکم "کونوا مع الصادقین" کے فرمانبرداری کا سنہری تمغہ آپ کو حاصل ہو۔ یاد رکھین کہ راستی و صداقت کے فرزند ہمیشہ جاہ و جلال کے تاج زرین کے وارث ہوا کرتے ہین راستبازی کے حاسد دشمنون کا جو انجام ہوا کرتا ہے وہ کبھی پوشیدہ نہین ؎

بسوزد آنکہ نسوزد بصدق در رہ یار
بمیرد آنکہ گریزندہ از فنا باشد

معلوم نہین کہ آپ کو جہلم سے کیون انس ہے حالانکہ اُس کی میم نسبتی کو حذف کرنے کے بعد تو جہل ہی جہل رہ جاتا ہے۔ بھلا فہم و ذکا کو جہل سے کیا نسبت ؟

مولویصاحب نے عرض کی کہ حضور! واقعی یہ تو سچ ہے کہ جہلم بمعنی جہل من ہی ہے آخری میم نسبتی ہے فرمایا کہ جب یہ حال ہے تو ایسے جہل کو ترک کرنا چاہئے۔ وہان کی رہائش کو یہان کی رہائش پر کسیطرح بھی ترجیح نہین ہو سکتی۔ پھر اس حالت مین مامورمن اللہ کی صحبت نہایت ضروری بلکہ مغتنمات سے ہے۔

خوش قسمت وہ جن کو یہ نعمت غیر مترقبہ نصیب ہو **جو شخص سب کچھ چھوڑ کر اسجگہ آکر آباد نہین ہوتا۔ یا کم از کم ایسی تمنا دل مین نہین** رکھتا اسکی حالت کی نسبت مجھے بڑا اندیشہ ہے کہ مبادا وہ پاک کرنیوالے تعلقات مین **ناقص** رہے۔ اپنے گھرون وطنون اور املاک کو چھوڑ کر میری ہمسائیگی کے لئے **قادیان** مین بود و باش کرنا "**اصحاب الصفہ**" کا مصداق بنتا ہے اور یہ تو ایک ابتدائی مرحلون مین سے ہے ورنہ مردان خدا کو تو اگر اس سے بھی صدہا درجہ بڑھکر دشوار یون و مصیبتون کا سامنا ہوتا ہم وہ اُن کی کچھ پرواہ نہین کرتے بلکہ وفور جذبہ عشق محبوب حقیقی سے آگے ہی قدم مارتے ہین۔

اور اپنا تمام دھن من تن اسی راہ میں صرف کر دینے کو عین اپنی سعادت و خوش قسمتی سمجھتے ہیں۔ اور یہی ان کا مقصود بالذات ہوتا ہے کہ دنیوی **علائق** کے جالوں کو توڑ کر اور اس کے پھندوں سے مخلصی پاکر اس جمیع محامد کی جامع ذات ستودہ صفات کی آستانہ سراپا برکت خیز پر پہونچنے کا شرف حاصل کریں۔ ؎

نتابد از رہِ جاناں خود سرِ اخلاص
اگرچہ سیل مصیبت بزور ہا باشد
براہِ یار عزیز از بلا نہ پرہیزند
اگرچہ در رہِ آن یار اژدہا باشد
بدولتِ دو جہاں سر فرو نمے آرند
بعشق یار دل زار شان دوتا باشد

میں پھر توجہ دلاتا ہوں کہ درحقیقت مول **استقامت** ہی ہے۔ کلام مجید میں الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا یعنی جو اللہ تعالیٰ کی طرف آجاتے ہیں وہ صرف اللہ تعالیٰ کے ہی راستہ پر نہیں آتے۔ بلکہ اس صراط مستقیم پر استقامت بھی دکھلاتے ہیں۔ نتیجہ کیا ہوتا ہے کہ تطہیر و تنویر قلوب کی منزلیں طے کر لیتے ہیں اور بعد انشراح صدر کے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کو حاصل ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ان کو اپنی خاص نعمتوں سے متمتع فرماتا ہے۔ **محبت و ذوق الٰہی** ان کی غذا ہو جاتی ہے مکالمہ الٰہی۔ وحی۔ الہام۔ و کشف وغیرہ انعامات الٰہی سے مشرف و بہرہ مند کئے جاتے ہیں۔ درگاہ رب العزت سے طمانیت و سکینت ان پر اترتی ہے۔ حزن و مایوسی ان کے نزدیک تک نہیں پھٹکتی۔ ہر وقت جذبہ محبت و **ولولہ عشق الٰہی** میں سرشار رہتے ہیں گویا "لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون" کے پوری مصداق ہو جاتے ہیں ما درماتی قال۔ ؎

کلید این ہمہ دولت محبت است و وفا
خوشا کسیکہ چنین دولتش عطا باشد

غرض استقامت بڑی چیز ہے۔ استقامت ہی کی بدولت تمام گروہ **انبیاء** ہمیشہ مظفر و منصور و بامراد ہوتا چلا آیا ہے **ذات تقدس مآب** باری تعالیٰ کے ساتھ ایک خالص ذاتی تعلق و گہرا پیوند قائم کرنا چاہئے جب یہ تعلق پورا قائم ہو جاوے۔ پھر ہر ایک ظلم کے خوف و خطر سے انسان محفوظ و مطمئن ہو جاتا ہے اور انشراح صدر کے بعد تمام بوجھ ہلکے ہو جاتے ہیں۔ ایسا کیوں ہوتا ہے صرف اس لئے کہ ان کو "ہر کہ در ایزدی یافت بازبر در دیگر نتافت" پر حق الیقین ہو جاتا ہے اور اس کی پُرثمر تاثیرات ان کے لوح قلب پر منقش ہو جاتی ہیں اور ان کے رگ و ریشہ میں سرایت کر گئی ہوتی ہیں اور بوجہ استیلائے محبت و عشق الٰہی و شہود عظمت و جلال

ذات کبریائی ان کے **قلب سلیم** کا یہی ورد ...... ہو جاتا ہے ؎

نہ از چینم حکایت کن نہ از روم
کہ دارم دلستانے اندرین بوم
چو روئے خوب او آید بیادم
فراموشم شود موجود و معدوم

آپ اپنی ساری جسم و جان۔ روح و روان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ہو جاویں۔ پھر خدا تعالیٰ خود بخود تم سب کا حافظ و ناصر و معین و کارساز ہو جاوے گا۔ چاہئے کہ انسانی تمام قویٰ **آنکھ۔ کان۔ دل۔ دماغ دست و پا** جملہ متمسک باللہ ہو جاویں ان میں کسی قسم کا اختلاف نہ ہے۔ اسی میں تمام کامیابیاں و نصرتیں ہیں یہی اصل **مراقبہ** ہے اسی سے **حرارت قلبی** و روحانیت پیدا ہوتی ہے اور اسی کی بدولت ایمان کامل نصیب ہوتا ہے۔

سب سے اول تو انسان کو اپنا مرض معلوم کرنا چاہئے جب تک مرض کی تشخیص نہ ہو علاج کیا ہو سکتا ہے؟

پہلے وہ حالت ہے جب کہ **انسان نفس امارہ** کے زیر حکم چل رہا ہوتا ہے اس وقت صرف محرکات بدی یعنی شیطان ہی کی اس پر حکومت ہوتی ہے اور ایسی اللہ تعالیٰ سے دور افتادہ ہلاک ہونے والی ناپاک روحوں کا اس پر اثر ہوتا ہے۔

اس سے ذرا اوپر انسان ترقی کرتا ہے۔ تو اس وقت اس کا اپنے نفس کے ساتھ ایک جہاد شروع ہو جاتا ہے اس کی ایسی حالت کا نام **لوامہ** ہے اس وقت اگرچہ محرکات بدی سے ...... اس کو پوری مخلصی نہیں ہوتی مگر محرکات نیکی یعنی **ملائکہ** کی پاک تحریکات کی تاثیریں بھی اس پر مؤثر ہونے لگ جاتی ہیں۔ ان نیک تحریکات کی قوت و طاقت سے نفس امارہ سے اس کی ایک قسم کی کشتی ہو جاتی ہے اور ان کی مدد سے تحریکات بدی پر غلبہ پاتے پاتے زینہ ترقی پر چڑھنا شروع ہو جاتا ہے اور اگر فضل ایزدی شامل حال ہو تو بتدریج ترقی کرتا جاتا ہے آخر کار اس نفس لوامہ کی کشتی جیت لینے پر تمام تحریکات بدی کو مغلوب کر لیتا ہے اور اس مرحلہ سے اوپر چڑھنے پر وہ ناپاک روحوں کی بُری تحریکات کے نتائج بد سے بالکل محفوظ ہو کر امن الٰہی میں آجاتا ہے اس حالت کامیابی و ظفرمندی و فائز المرامی کا نام **مطمئنہ** ہے اس وقت وہ ذات باری تعالیٰ سے آرام یافتہ ہوتا ہے اور اسی منزل پر پہونچ کر سالک کا سلوک ختم ہو جاتا ہے تمام تکلفات چھوٹ جاتے ہیں اور بلحاظ مدارج روحانیت

کی یہی جد و جہد کی انتہا اور اس کا مقصود ذاتی ہوتا ہے اس گو ہر **مقصود** کے حصول پر وہ پورا کامیاب و فائز المرام ہو جاتا ہے۔ ہماری بعثت کی علت غائی بھی تو یہی ہے کہ رستہ منزل جاناں کے بھولے بھٹکوں۔ دل کے اندھوں۔ جذام ضلالت کے مبتلاؤں۔ ہلاکت کے گڑھے میں گرنے والے کوربا طنوں کو صراط مستقیم پر چلا کر جمال ذات ذو الجلال کا شیریں جام پلایا جاوے اور **عرفان** الٰہی کے اس نقطہ انتہائی تک ان کو پہونچایا جاوے تا کہ ان کو حیات ابدی و راحت دائمی نصیب ہو اور جوار رحمت ایزدی میں جگہ لیکن **ہمت و سرشار ہونا** ہماری معیت اور صحابت کی پاک تاثیرات کے ثمرات تو بالکل صاف ہیں۔ ہاں ان کی ادراک کے لئے فہم رسا چاہئے۔ ان کے حصول کے لئے **رشد و صفا** چاہئے ساتھ ہی استقامت کے لئے اتقا چاہئے ورنہ ہماری جانب سے تو چار دانگ عالم کے کانوں میں عرصہ سے کھول کھول کر منادی ہو رہی ہے کہ ؎

بیا مدم کہ رہ صدق را درخشانم
بہ دلستان حرم آنکہ یار سا باشد
کسیکہ سایہ بال ہمائش شود نداد
ہما بدش کہ دو روزے بظل ما باشد
گلے کہ روئے خزان را گہی نخواہد دید
بباغ ماست اگر قسمتت رسا باشد

ہم نے تو اس مائدہ الٰہی کو ہر کس و ناکس کے آگے رکھنے میں کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑا مگر آگے ان کی اپنی **قسمت**!

"وما علینا الا البلاغ"

اس سے تھوڑا زمانہ پہلے بڑے بڑے علماء لکھ گئے تھے کہ مہدی موعود و مسیح مسعود کی آمد کا زمانہ بالکل قریب ہے بلکہ بعض نے اس کی تائید میں اپنے مکاشفات بھی لکھے تھے جب اس **نعمت** کا وقت آیا تو تمام **یہودی سیرتوں** نے اس کے قبول کرنے سے اعراض کر دیا ہے۔ اور صرف انکار پر ہی اکتفا نہیں کی بلکہ تکذیب پر ایسے تلے ہوئے ہیں کہ جس کا کوئی حد و حساب نہیں۔ مخالفت کا کوئی پہلو چھوڑ نہیں رکھا۔ ہر جہالت و یہودیت کو عمل میں لایا جا رہا ہے۔ ہر وقت فساد و شرارت کا بازار گرم کیا ہوا ہے کونسا ایذا و تکلیف دہی کا راہ ہے جس پر وہ نہیں چلے۔ ہماری تخریب و استیصال کے لئے کونسا میدان تدبیر ہے جو ان کی اسپان مخالفت کی دوڑ دھوپ سے بچ رہا ہے استہزا و تضحیک کا کونسا پہلو باقی چھوڑ گیا ہے "یا حسرتا علی العباد ما یاتیہم من رسول الا کانوا بہ یستہزؤن" مگر ان کی یہ فتنہ پردازیاں و گربہ مکاریاں کچھ ...... بھی عند اللہ وقعت نہیں رکھتیں۔ چہ جائیکہ ان کو کبھی کامیابی کا منہ دیکھنا

بھی نصیب ہووے

چراغیکہ ایزد برفروزد
ہر آنکس تف زند ریشش بسوزد

سچ پوچھو تو ان کی یہ مخالفتیں ہماری **مزرعہ کامیابی** کے لئے کھاد کا کام دی رہی ہیں کیونکہ اگر مخالفوں سے میدان صاف ہو جاوے۔ تو اس میدان کے مردان کارزار کے جوہر کسطرح ظاہر ہوں۔ اور انعامات الہی کے غنیمت سے ان کو کسطرح حصہ نصیب ہو۔ اور اگر اعدا کی مخالفت کا بحر مواج پایاب ہو جاوے۔ تو اس کے غواصوں کی کیا قدر ہو۔ اور وہ **بحر معانی** کے بے بہا گوہر کسطرح حاصل کر سکیں۔ مادر قال ؎

گر نبودے در مقابل روئے مکروہ سیاہ
کس چہ دانستی جمال شاہد گلفام را
گر نیفتادی بخصمے کار در جنگ و نبرد
کے شدی جوہر عیان شمشیر خون آشام را

اس مخالفت کا کوئی ایسا ہی بہتر معلوم ہوتا ہے والا ان کی مخالفت کے ارادے عند اللہ کیا قدر رکھتے ہیں اس ذات قادر مطلق کا تو صاف حکم ہے "ان حزب اللہ ہم الغالبون" اور اس جنگ جدال کا آخری انجام بھی بتا دیا ہے کہ "والعاقبۃ للمتقین"۔ مگر افسوس کہ باایں ہمہ کوتہ اندیش نہیں سمجھتے حالانکہ اس **نصرت الہی و تائید ایزدی** کا وہ ہمیشہ مشاہدہ و تجربہ بھی ہوتا رہتا ہے۔ اور ان کی ندامت و خسران و نامرادی کا انجام بھی کوئی پوشیدہ نہیں ہے کیونکہ نہ ہو ؎

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے
وہ بنتی ہے ہوا اور ہر خس راہ کو اڑاتی ہے
وہ ہو جاتی ہے آگ اور ہر مخالف کو جلاتی ہے
غرض رکتے نہیں ہرگز خدا کے کام بندوں سے
بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے

قطع نظر ان پوست مجسم مولویوں و خشک ملانوں کی موجودہ زمانہ کی **فقراء** کا گروہ بھی کچھ کم نہیں ہے۔ ان میں ریاکاری و ذاتی اغراض کی ایک زہر ہوتی ہے جو آخر کار ان کو ہلاک کر ڈالتی ہے۔ ان کا ہر ایک قول و فعل و عمل ان کے نفسانی اغراض کے تابع ہوتا ہے اور اس میں کوئی نہ کوئی نہاں در نہاں ذاتی غرض مرکوز خاطر ہوتی ہے۔ مثلاً خواہش مسخرات و طلب دنیا و جاہ طلبی وغیرہ وغیرہ۔ تاکہ لوگ ان کی طرف رجوع کریں اور ان کی دنیوی عزت و مال و متاع میں ترقی ہو جس سے اپنے نفس امارہ کو خوش رکھیں۔ یہ ایسا سم قاتل ہے کہ اس کا انجام ہلاکت ہے بعض ان میں سے زمین کھود کر چلہ کرتے ہیں۔ نہ یہ حکم الہی ہے اور نہ سنت طریق نبوی۔

ریاکاری و مکاری کی خود تراشیدہ ایک خاصہ ڈھنگ ہے تاکہ لوگوں کو دام تزویر میں لایا جاوے۔ اور یہی ان کی دلی غرض ہوتی ہے۔ ان کی ایسی عملوں کی مثال **میدانی سراب** جیسی ہے کہ دور سے تو خوش نما صفا پانی دکھائی دیتا ہے مگر نزدیک جانے پر اس کی اصل حقیقت کھل جاتی ہے کہ وہ تو صرف آنکھوں کو دھوکا ہی دیتا تھا اس وقت تشنگان آب زلال کو بجز حسرت و پشیمانی کی اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ ایسے ریاکاروں کو جہنم سے حصہ ملتا ہے کیونکہ حق تعالیٰ سے وہ بالکل بیگانے اور **کوچہ یار حقیقی** سے بالکل ناآشنا ہوتے ہیں وہ معرفت الہی میں دل کے مردہ اور تن بگور ہوتے ہیں۔ شاید ایسوں ہی کے لئے یہ خطاب ہے ؎

کاملان حی اندر زیر زمین
تو نگوری باحیات این چنین

ان کی موت کی حالت عوام کالانعام سے بدتر ہوتی ہے۔ کیونکہ عوام تو سیدھے ہیں ایسے جیسا ان کو سمجھ میں آتا ہے ایسا ہی عمل کر لیتے ہیں ان کی طبیعت میں کوئی تکلف نہیں ہوتا بالکل سادگی سے **دین العجائز** پر چلتے ہیں مگر موجودہ **فقراء** کا گروہ تو عمداً اغراض نفسانی کو ملحوظ خاطر رکھکر ان تمام ریاکاری کے کاموں کو ایک **مزورانہ** طلسمات کے رنگ میں ظاہر کر رہا ہے عاقبت کی کچھ پروا نہیں ؎

منازبا کلہ سبز و خرقہ پشمین
کہ زیر دلق ملمع فریب با باشند

سو ہماری جماعت کو چاہیئے کہ ایسے تصنعات سے اپنے آپ کو بچاویں۔ اور اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے راہ اور سنت نبوی پر محکم قدم رکھکر چلیں تاکہ **منزل مقصود** پر پہونچنے کے لئے ان کو کوئی روک حائل نہ ہو اور یہ چندروزہ زندگی رائگان نہ جاوے جو آخرت میں سخت ندامت ذلت و حسرت کا باعث ہووے۔ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو توفیق دیوے کہ وہ محض ابتغاء المرضات اللہ کی غرض سے راہ مستقیم پر چلکر منزل مقصود پر پہونچ جاویں اور **تخلیق** انسانی کے اصل مدعا کو پورا کریں آمین ثم آمین (۲۴ نومبر ۱۹۰۳ء)

نوٹ

بہ استثنائے ایک شعر کے جو سر عنوان درج ہے باقی اشعار مندرجہ مضمون ہذا اعلیحضرت اقدس جناب امام صادق علیہ الصلوۃ والسلام نے اثنائے تقریر میں نہیں فرمائے تھے مگر چونکہ بجز ایک شعر

بمنزل جاناں نرسد ہمان مردے
کہ ہمہ دم در تلاش او دواں باشد

کے جو بوقت تحریر مضمون ہذا کے بیساختہ **روانی طبع** سے احقر کے منہ سے نکل گیا ہے باقیماندہ اکثر اشعار نے خود حضرت اقدس ہی کی زبان گوہر فشان سے جنم لیا ہوا ہے۔ اور ان مواقعات پر چسپاں بھی تھے اسواسطے مناسب مواقعہ پر لکھدئے گئے ہیں۔ بذات خود بھی یہ **حقائق معارف** کا ایک خزینہ ہیں وثوق کامل ہے کہ ان کا ان مواقعات مناسبہ پر چسپاں ہونا بفضلہ تعالیٰ بہت سے سعید فطرت و **راستی پسند** طبائع کو تکشیف حقائق و تلخیص دقائق میں مدد دیگا جس سے ان کو **احقاق حق و ابطال باطل** کی توفیق ملیگی۔ اللہ ۔۔۔۔ کرے ایسا ہی ہو آمین ثم آمین والسلام ۵ نومبر ۱۹۰۳ء

امام صادق علیہ الصلوۃ والسلام کا کمترین خادم احقر العباد
الہ داد احمدی کلارک ضلع شاہپور حال وارد قادیان

۵۔ نومبر ۱۹۰۳ء

الدنیا سجن للمومنین فرمایا کہ آجکل ہندوستان سے ایک عورت آئی ہوئی ہیں (ان کے خاوند بھی آئے ہوئے تھے) وہ اکثر سوال کرتی رہتی ہیں اور میں ان کو سمجھایا کرتا ہوں ایک دن سوال کیا کہ اولیاؤں اور پیغمبروں پر بڑی بڑی مصیبت آتی ہے اور وہ ہمیشہ مصیبت کا نشانہ بنے رہتے ہیں تو میں نے جوابدیا کہ یہ بات غلط ہے اور قرآن شریف کے بھی بالکل برخلاف ہے۔ خدا کے اولیاؤں اور نبیوں پر تو ہمیشہ اس کے انعامات ہوتے ہیں وہ ان کا ہر مقام میں حافظ و ناصر ہوتا ہے پھر ان پر مصیبت کیسے کیا معنے عملی طور پر دیکھلو کہ حضرت موسیٰ ع کو کیا کامیابی حاصل ہوئی ان کا دشمن غرقاب کیا گیا اور موسیٰ ع کو ان پر فتح حاصل ہوئی پھر داؤد ع کو دیکھلو۔ عیسیٰ ع کو دیکھو کہ ان کے دشمن ہمیشہ ذلیل و خوار ہوتے رہے اور یہ سب کامیاب ہوتے رہے ہیں۔ ہمارے پیغمبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو عروج

حاصل ہوا۔ کیا اس کی نظیر ملسکتی ہے۔ ہرگز نہیں ہرگز نہیں ہرگز۔ یہ لوگ فقرہ اوندتنہ کے مصداق نہیں ہوئے :۔

الدنیا سجن للمومن میں اگر سجن کے معنے بندش کریں کہ اہل اللہ کو جو کچھ جنت میں ملیگا اس کے مقابلے میں یہ دنیا سجن ہے تو ٹھیک ہے۔ خدا تعالے فرماتا ہے کہ ہم اپنے اولیاء کو کبھی عذاب نہیں کرتے بلکہ اس دلیل سے یہود و نصاریٰ کے دعوے کی تردید کرتا ہے ان دونوں نے دعوے کیا تھا کہ قالت الیہود والنصاریٰ نحن ابناء اللہ واحباءہ کہ ہم خدا کے پیارے اور بمنزلہ اس کی اولاد کے ہیں تو اس کا جواب خدا تعالےٰ نے یہ دیا قل فلم یعذبکم بذنوبکم کہ اگر تم خدا کے پیارے اور بمنزلہ اس کی اولاد کے ہو تو پھر تمہاری شامت اعمال پر تم کو وہ دکھ اور تکالیف کیوں دیتا ہے۔ پس اس سے ثابت ہے کہ جو خدا کے پیارے ہوتے ہیں ان کو دنیا میں دکھ نہیں ہوتا اور وہ ہر ایک قسم کے عذاب سے محفوظ ہوتے ہیں (اللّٰھم اجعلنا منھم) پس اگر اس کے پیاروں کو عذاب ہوتا رہے تو پھر کافروں میں اور ان میں کیا فرق ہوا۔ انبیاء پر اگر کوئی واقعہ مصیبت کے رنگ میں آتا ہے تو اس سے خدا تعالےٰ کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ ان کے اخلاق کو وہ دنیا پر ظاہر کرے کہ جو ہماری طرف ہو آتے ہیں اور ہمارے ہو جاتے ہیں وہ کن اخلاق فاضلہ کے صاحب ہوتے ہیں امام حسین علیہ السلام پر بھی ایسا واقعہ گذرا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی ایسے واقعات گذرے مگر صبر اور استقلال اور خدا تعالیٰ کی رضاء کو کسطرح مقدم رکھکر تبلا دیا۔

انسان کے اخلاق ہمیشہ دو رنگ میں ظاہر ہو سکتے ہیں یا ابتلاء کی حالتیں اور یا انعام کی حالتیں۔ اگر ایک ہی پہلو ہو۔ اور دوسرا نہ ہو تو پھر اخلاق کا پتہ نہیں مل سکتا۔ چونکہ خدا تعالےٰ نے آنحضرت صلعم کے اخلاق مکمل کرنے تھے اس لئے کچھ حصہ آپ کی زندگی کا مکی ہے اور کچھ مدنی۔ مکہ کے دشمنوں کی بڑی بڑی ایذا رسانی پر صبر کا نمونہ دکھایا اور باوجود ان لوگوں کو کمال سختی سے پیش آنے کے پھر بھی آپ ان سے حلم اور بردباری سے پیش آتے رہے اور جو پیغام خدا کی طرف سے لائے تھے اس کی تبلیغ میں کوتاہی نکی پھر مدینہ میں جب آپ کو عروج حاصل ہوا اور وہی دشمن گرفتار ہو کر پیش ہوئے تو ان میں سے اکثروں کو عفو کر دیا۔ باوجود قوت انتقام پانے کے پھر انتقام نہ لیا۔

اب حال میں مولوی عبداللطیف صاحب شہید مرحوم کا نمونہ دیکھلو کہ کس قدر صبر اور استقلال سے انہوں نے جان دی ہے۔ ایک شخص کو بار بار جان جانیکا خوف دلایا جاتا ہے اور اس سے بچنے کی امید دلائی جاتی ہے کہ اگر تو اپنے اعتقاد سے بظاہر توبہ کر دے تو تیری جان نہ لی جاوے گی مگر انہوں نے موت کو قبول کیا۔ اور حق سے روگردانی پسند نہ کی اب دیکھو اور سوچ کر آسے کیا کیا تسلی اور اطمینان خدا تعالیٰ کی طرف سے ملتا ہوگا کہ وہ اس طرح پر دنیا وما فیہا پر دیدہ دانستہ لات مارتا ہے اور موت کو اختیار کرتا ہے اگر وہ ذرا بھی توبہ کرتے تو خدا جانے امیر نے کیا کچھ اس کی عزت کرنی تھی مگر انہوں نے خدا کیلئے تمام عزتوں کو خاک میں ملایا اور جان دینی قبول کی کیا یہ حیرت کی بات نہیں کہ آخر دم تک اور سنگساری کے آخری لمحہ تک ان کو مہلت توبہ کی دیجاتی ہے اور وہ خوب جانتے تھے کہ میری بیوی بچے ہیں لاکھہا روپے کی جائداد ہے۔ دوست یار بھی ہیں ان تمام نظاروں کو پس پشت رکھکر اس آخری موت کی گھڑی میں بھی جان کی پروا نکی آخر ایک سرور اور لذت کی ہوا ان کے قلب پر چلتی تھی جس کے سامنے یہ تمام فراق کے نظارہ ہیچ تھے +

اگر ان کو جبراً قتل کر دیا جاتا اور جان کے بچانے کا موقعہ نہ دیا جاتا تو اور بات تھی مجبوراً تو ایک عورت کو بھی انسان قتل کر سکتا ہے مگر ان کو بار بار موقعہ دیا گیا باوجود اس مہلت ملنے کے پھر موت اختیار کرنی بڑے ایمان کو چاہتی ہے اولیاء اللہ کی ایک خصلت ہوتی ہے کہ وہ موت کو پسند کرتے ہیں۔ سو انہوں نے ظاہر کی۔

کار آمد احمدی ہمارے کام کا وہ انسان ہو سکتا ہے جبکہ ایک مدت اور نہیں تو کم از کم ایکسال ہماری مجلس میں رہے اور تمام ضروری امور کو سمجھہ لیوے اور ہم اطمینان پا جاویں کہ تہذیب نفس اسے حاصل ہو گئی ہے تب وہ بطور سفیر وغیرہ کے یورپ وغیرہ ممالک میں جا سکتا ہے مگر تہذیب نفس مشکل مرحلہ ہے۔ پہاڑوں کی چوٹیوں پر چڑھنا آسان مگر یہ مشکل۔ دینی تعلیم کے لئے بہت علم کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اطہارۂ قلب اور تشفی ہے۔ خدا ایک نور جب دل میں پیدا کر دیتا ہے تو اس سے علوم خود حاصل ہوتے جاتے ہیں +

ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دربارہ امداد مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ایک ضروری امر اپنی جماعت کی توجہ کے لئے

اگرچہ میں خوب جانتا ہوں کہ جماعت کے بعض افراد ابھی تک اپنی روحانی کمزوری کی حالتیں ہیں یہانتک کہ بعض کو اپنے وعدوں پر بھی ثابت رہنا مشکل ہے۔ لیکن جب میں اس استقامت اور جانفشانی کو دیکھتا ہوں جو صاحبزادہ مولوی محمد عبداللطیف مرحوم سے ظہور میں آئی تو مجھے اپنی جماعت کی نسبت بہت امید بڑھ جاتی ہے کیونکہ جس خدا نے بعض افراد اس جماعت کو یہ توفیق دی کہ نہ صرف مال بلکہ جان بھی اس راہ میں قربان کر گئے۔ اس خدا کا یہ صریح منشاء معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہت سے ایسے افراد اس جماعت میں پیدا کرے جو صاحبزادہ مولوی عبداللطیف کی روح رکھتے ہوں اور ان کی روحانیت کا ایک نیا پودہ ہوں جیسا کہ میں نے کشفی حالتیں واقعہ شہادۃ مولوی صاحب موصوف کے قریب دیکھا کہ ہمارے باغ میں سے ایک بلند شاخ سرو کی کاٹی گئی۔ ✱ اور میں نے کہا کہ اس شاخ کو زمین میں دوبارہ نصب کردو تا وہ بڑھے اور پھولے۔ سو میں نے اس کی یہی تعبیر کی کہ خدا تعالیٰ بہت سے ان کے قائم مقام پیدا کر دیگا۔ سو میں یقین رکھتا ہوں کہ کسی وقت اس خواب کی تعبیر ظاہر ہو جاوے گی۔ مگر ابھی تک یہ حال ہے کہ اگر میں ایک تھوڑی سی بات بھی اس سلسلہ کے قائم رکھنے کے لئے جماعت کے آگے پیش کرتا ہوں تو ساتھ ہی میرے دل میں خیال آتا ہے کہ مبادا اس بات سے کسیکو ابتلا پیش نہ آوے۔ اب ایک ضروری بات جو اپنی جماعت

✱ اس سے پہلے ایک صریح وحی صاحبزادہ مولوی محمد عبداللطیف صاحب مرحوم کی نسبت ہوئی تھی جبکہ وہ زندہ تھے بلکہ وہ قادیان ہی میں موجود تھے اور یہ وحی الٰہی میگزین انگریزی ماہ فروری سنہ ۱۹۰۳ء میں اور الحکم ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء اور البدر ۱۶ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء کالم ۲ میں شائع ہو چکی ہے جو مولوی صاحب کے بارے میں ہے اور وہ یہ ہے قتل خیبۃ وزید ہیبۃ یعنی ایسی حالت میں مارا گیا کہ اس کی بات کو کسی نے نہ سنا اور اس کا مارا جانا ایک ہیبت ناک تھا۔ یعنی لوگوں کو بہت ہیبت ناک معلوم ہوا اور اس کا بڑا اثر دلوں پر ہوا۔

منہ

کے آگے پیش کرنا چاہتا ہون یہ ہے کہ مین دیکھتا ہون کہ لنگرخانہ کے لئے جسقدر میری جماعت وقتاً فوقتاً مدد کرتی رہتی ہے وہ قابل تعریف ہے ہان اس مد مین پنجاب نے بہت حصہ لیا ہوا ہے اس کا سبب یہ ہے کہ پنجاب کے لوگ اکثر میرے پاس آتے جاتے ہین اور اگر دلون مین غفلت کی وجہ سے کوئی سختی آجائے تو صحبت اور پے در پے ملاقات کے اثر سے وہ سختی بہت جلد دور ہوتی رہتی ہے اس لئے پنجاب کے لوگ خاص کر بعض افراد اُن کے محبت اور صدق اور اخلاص مین ترقی کرتے جاتے ہین اور اسی وجہ سے ہر ایک ضرورت کے وقت وہ بڑی سرگرمی دکھلاتے ہین اور سچی اطاعت کے آثار اُن سے ظاہر ہوتے ہین اور یہ ملک دوسرے ملکون سے نسبتاً کچھ نرم دل بھی ہے باایہمہ انصاف سے دور ہوگا اگر مین تمام دور کے مریدون کو ایسے ہی سمجھ لون کہ وہ ابھی اخلاص اور سرگرمی سے کچھ حصہ نہین رکھتے کیونکہ صاحبزادہ مولوی عبداللطیف صاحب جس نے جانثاری کا نمونہ دکھلایا وہ بھی تو دور کی زمین کا رہنے والا تھا جس کے صدق اور وفا اور اخلاص اور استقامت کے آگے پنجاب کے بڑے بڑے مخلصون کو بھی شرمندہ ہونا پڑتا ہے کہ وہ ایک شخص تھا کہ ہم سب سے پیچھے آیا اور سب سے آگے بڑھ گیا اسیطرح بعض دور دراز ملک کے مخلص بڑی بڑی خدمات مالی کر چکے ہین اور اُن کے صدق و وفا مین کبھی فتور نہ آیا جیسا کہ اخویم سیٹھ عبدالرحمن صاحب تاجر مدراس اور چند ایسے اور دوست۔ لیکن کثرت تعداد کے لحاظ سے پنجاب کو مقدم رکھا گیا ہے کیونکہ پنجاب مین ہر ایک طبقہ کے آدمی خدمت دینی سے بہت حصہ لیتے ہین اور دور کے اکثر لوگ اگرچہ ہمارے سلسلہ مین داخل تو ہین مگر بوجہ اس کے کہ ان کو صحبت کم نصیب ہوتی ہے اُن کے دل بکلی دنیا کے گند سے صاف نہین ہین۔ اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ یا تو آخرکار وہ گند سے صاف ہوجائینگے اور یا خداتعالےٰ ان کو اس پاک سلسلہ سے کاٹ دیگا اور ایک مردار کی طرح مرینگے۔ بڑی غلطی انسان کی دنیا پرستی ہے۔ یہ بدبخت اور منحوس دنیا کبھی خوف دلانے اور کبھی امید دینے سے اکثر لوگون کو اپنے دام مین لے لیتی ہے اور یہ اسی بن مرتے ہین نادان کہتا ہے کہ کیا ہم دنیا کو چھوڑ دین اور یہ غلطی انسان کو نہین چھوڑتی جب تک اُس کو بے ایمان کر کے ہلاک کرے۔ اے نادان کون کہتا ہے کہ تو اسباب کی رعایت چھوڑ دے مگر دل کو دنیا اور دنیا کے فریبون سے الگ کر ورنہ تو ہلاک شدہ ہے۔ اور جس عیال کے لئے تو حد سے زیادہ بڑھتا جاتا ہے یہانتک کہ خدا کے فرائض کو بھی چھوڑتا ہے اور طرح طرح کی مکاریون سے ایک شیطان بنجاتا ہے اس عیال کے لئے تو بدی کا بیج بوتا ہے اور ان کو تباہ کرتا ہے اس لئے کہ خدا تیری پناہ مین نہین کیونکہ تو پارسا نہین۔ خدا تیرے دل کی جڑ کو دیکھ رہا ہے سو تو بیوقت مریگا اور عیال کو تباہی مین ڈالیگا۔ لیکن وہ جو خدا کی طرف جھکا ہوا ہے اُس کی خوش قسمتی سے اُس کے زن و فرزند کو بھی حصہ ملیگا اور اُس کے مرنے کے بعد کبھی وہ تباہ نہین ہونگے جو لوگ مجھ سے سچا تعلق رکھتے ہین وہ اگرچہ ہزارون کوس پر بھی ہین تاہم ہمیشہ مجھ کو لکھتے رہتے ہین اور دعائین کراتے رہتے ہین کہ خداتعالےٰ انہین موقعہ دے تا وہ برکات صحبت حاصل کرین مگر افسوس کہ بعض ایسے ہین کہ مین دیکھتا ہون کہ قطع نظر ملاقات کے سالہا سال گذر جاتے ہین اور ایک کارڈ بھی ان کی طرف سے نہین آتا۔ اس سے مین سمجھتا ہون کہ ان کے دل مرگئے ہین اور اُن کے باطن کے چہرہ پر کوئی داغ جذام ہے مین تو بہت دعا کرتا ہون کہ میری سب جماعت اُن لوگون مین ہوجاوے جو خداتعالےٰ سے ڈرتے ہین اور نماز پر قائم رہتے ہین اور رات کو اُٹھکر زمین پر گرتے ہین اور روتے ہین اور خدا کے فرائض کو ضائع نہین کرتے اور بخیل اور ممسک اور غافل اور دنیا کے کیڑے نہین ہین اور مین امید رکھتا ہون کہ یہ میری دعائین خداتعالیٰ قبول کریگا اور مجھے دکھائیگا کہ اپنے پیچھے مین ایسے لوگون کو چھوڑتا ہون لیکن وہ لوگ جن کی آنکھین زنا کرتی ہین اور جن کے دل پاخانہ سے بدتر ہین اور جن کو مرنا ہرگز یاد نہین ہے مین اور میرا خدا اُن سے بیزار ہین۔ مین بہت خوش ہونگا اگر ایسے لوگ اس پیوند کو قطع کرلین کیونکہ خدا اس جماعت کو ایک ایسی قوم بنانا چاہتا ہے جس کے نمونہ سے لوگون کو خدا یاد آوے اور جو تقویٰ اور طہارت کے اول درجہ پر قائم ہون اور جنہون نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم رکھ لیا ہو لیکن وہ مفسد لوگ جو میرے ہاتھ کے نیچے ہاتھ رکھکر اور یہ کہکر کہ ہم نے دین کو دنیا پر مقدم کیا پھر وہ اپنے گھرون مین جاکر ایسے مفاسد مین مشغول ہوجاتے ہین کہ صرف دنیا ہی دنیا ان کے دلون مین ہوتی ہے نہ اُن کی نظر پاک ہے نہ اُن کا دل پاک ہے اور نہ اُن کے ہاتھون سے کوئی نیکی ہوتی ہے اور نہ اُن کے پیر کسی نیک کام کے لئے حرکت کرتے ہین اور وہ اُس چوہے کی طرح ہین جو تاریکی مین ہی پرورش پاتا ہے اور اُسی مین رہتا اور اُسی مین مرتا ہے۔ وہ آسمان پر ہمارے سلسلہ سے کاٹے گئے ہین وہ عبث کہتے ہین کہ ہم اس جماعت مین داخل ہین کیونکہ آسمان پر وہ داخل نہین سمجھے جاتے جو شخص میری اس وصیت کو نہین مانتا کہ درحقیقت وہ دین کو دنیا پر مقدم کرے اور درحقیقت ایک پاک انقلاب اُس کی ہستی پر آجائے اور درحقیقت وہ پاک دل اور پاک ارادہ ہوجاوے اور پلیدی اور حرامکاری کا تمام چولہ اپنے بدن پر سے پھینکدے اور نوع انسان کا ہمدرد اور خدا کا سچا تابعدار ہو اور اپنی تمام خودروی کو الوداع کہکر میرے پیچھے ہو لے مین اُس شخص کو اُس کتے سے مشابہت دیتا ہون جو ایسی جگہ سے الگ نہین ہوتا جہان مردار پھینکا جاتا ہے اور جہان گلے سڑے مردون کی لاشین ہوتی ہین۔ کیا مین اس بات کا محتاج ہون کہ وہ لوگ زبان سے میرے ساتھ ہون اور اسطرح دیکھنے کے لئے ایک جماعت ہو۔ مین سچ سچ کہتا ہون کہ اگر تمام لوگ مجھے چھوڑ دین اور ایک بھی میرے ساتھ نہ رہے تو میرا خدا میرے لئے ایک اور قوم پیدا کریگا جو صدق و وفا مین اُن سے بہتر ہوگی۔ یہ آسمانی کشش کام کر رہی ہے جو نیکدل لوگ میری طرف دوڑتے ہین کوئی نہین جو آسمانی کشش کو روک سکے۔ بعض لوگ خدا سے زیادہ اپنے مکر اور فریب پر بھروسہ رکھتے ہین۔ شاید ان کے دلون مین یہ بات پوشیدہ ہو کہ نبوتین اور رسالتین سب انسانی مکر ہین اور اتفاقی طور پر شہرتین اور قبولیتین ہوجاتی ہین۔ اس خیال سے کوئی خیال پلیدتر نہین اور ایسے انسان کو اُس خدا پر ایمان نہین جس کے ارادہ کے بغیر ایک پتہ بھی گر نہین سکتا۔ لعنتی ہین ایسے دل اور ملعون ہین ایسی طبیعتین خدا ان کو ذلت سے ماریگا کیونکہ وہ خدا کے کارخانہ کے دشمن ہین۔ ایسے لوگ درحقیقت دہریہ اور خبیث باطن ہوتے ہین وہ جہنمی زندگی کے دن گذار رہے ہین اور مرنے کے بعد بجز جہنم کی آگ کے اُن کو حصہ مین کچھ نہین +

اب مختصر کلام یہ ہے کہ علاوہ لنگرخانہ اور میگزین کے جو انگریزی اور اردو مین نکلتا ہے جس کے لئے اکثر دوستون نے سرگرمی ظاہر کی ہے ایک مدرسہ بھی قادیان مین کھولا گیا ہے اس سے یہ فائدہ ہے کہ نوعمر بچے ایکطرف تو تعلیم پاتے ہین اور دوسری طرف ہمارے سلسلہ کے اصولون سے واقفیت حاصل کرتے جاتے ہین اس طرح پر بہت آسانی سے ایک جماعت طیار ہوجاتی ہے بلکہ بسا اوقات اُن کے ماں باپ بھی اس سلسلہ مین داخل ہوجاتے ہین لیکن ان دنون مین ہمارا یہ مدرسہ بڑی مشکلات مین پڑا ہوا ہے اور باوجودیکہ محبی عزیزی اخویم نواب محمد علی خان رئیس مالیر کوٹلہ اپنے پاس سے ۸۰ روپیہ ماہوار دیکر اس مدرسہ کی مدد کرتے ہین مگر پھر بھی استادون کی تنخواہین ماہ بماہ ادا نہین ہوسکتین صدہا روپیہ قرضہ سر پر رہتا ہے علاوہ اس کے مدرسہ کے متعلق کئی عمارتین ضروری ہین جو ابتک طیار نہین ہوسکین۔ یہ غم علاوہ اور غمون کے میری جان کو کھا رہا ہے اس کی بابت مین نے بہت سوچا کہ کیا کرون آخر یہ تدبیر میرے خیال مین آئی کہ مین اس وقت اپنی جماعت کے مخلصون کو بڑے زور کے ساتھ اس بات کی طرف توجہ دلاؤن کہ اگر وہ اس بات پر قادر ہون کہ پوری توجہ سے اس مدرسہ کے لئے کوئی ماہانہ چندہ مقرر کرین تو چاہئے کہ ہر ایک اُن مین سے ایک مستحکم عہد کے ساتھ کچھ مقرر کرے جس کے ادا مین وہ ہرگز تخلف نکرے مگر کسی مجبوری سے جو قضا و قدر سے واقع ہو اور جو صاحب ایسا نکر سکین اُن کے لئے بالضرورۃ یہ تجویز سوچی گئی ہے کہ جو کچھ وہ لنگرخانہ کے لئے بھیجتے ہین اس کا چہارم حصہ براہ راست مدرسہ کے لئے نواب صاحب موصوف کے نام بھیجدین لنگرخانہ مین شامل کر کے ہرگز نہ بھیجین۔ بلکہ علیحدہ منی آرڈر کرا کر بھیجین۔ اگرچہ لنگرخانہ کا فکر ہر روز مجھ کو کرنا پڑتا ہے اور اس کا غم براہ راست میری طرف آتا ہے اور میری اوقات کو مشوش کرتا ہے۔ لیکن یہ غم بھی مجھ سے دیکھا نہین جاتا۔ اس لئے مین لکھتا ہون کہ

اوران کے دلون کو کھول دیگا۔ اب مین اسی قدر پر بس کرتا ہون اور خداتعالیٰ سے چاہتا ہون کہ جو مدعا مین نے پیش کیا ہے میری جماعت کو اس کے پورا کرنے کی توفیق دے۔ اور ان کے مالون مین برکت ڈالے اور اس کارخیر کیلئے ان کے دلون کو کھول دے۔ آمین والسلام علی من اتبع الہدیٰ الراقم مرزا غلام احمد ۱۶ اکتوبر ۱۹۰۳ء۔ نوٹ مدرسہ کے متعلق تمام زر چندہ بنام خانصاحب محمد علیخان صاحب ڈائرکٹر مدرسہ آنا چاہئے اور تعلیم الطلباء کے متعلق خط و کتابت مفتی محمد صادق صاحب سپرنٹنڈنٹ کالج تعلیم الاسلام سے ہونی چاہئے +

مراسلات

زندہ جاوید امام

مولوی امام الدین اہل قرآن وممبر مجلس تعلیم القرآن وخادم کتاب المبین نے کتاب زندہ جاوید امام مشتمل اعتقادات ذیل مرتب کر کے اہل قرآن کی تصانیف مین ایک تصنیف کا اضافہ فرمایا ہے ؛

اول — امام کا پاک لفظ صرف انبیاء علیہ السلام کے لئے مخصوص تھا اب ہر کس و ناکس پر بولا جاتا ہے ؛

دوم — مولوی ملا لوگ جو امامت کا کام کرتے ہین اور زمانہ سلف کے علمائے اسلام اور بادشاہان عالی جاہ جو اجتہادات کرتے اور کتاب الحیل بناتے اور صوفیا جنکی بدولت اسلام کو سخت صدمہ پہونچا۔ امام کے پاک لفظ کے مستحق نہین ہین ؛

سوم — بفحوائے حدیث "ترکت فیکم واعظین صامتا وناطقا الصامت الموت والناطق القرآن" اور بموجب اقوال حضرۃ عمر وحضرۃ عبد اللہ بن عمر وغیرہ قرآن امام ہے ؛

چہارم — بفحوائے آیت ومن قبلہ کتاب موسیٰ اماما ورحمۃ جو سورہ ہود ونیز احقاف مین ہے توراۃ اور قرآن امام ہے

پنجم — منتخب اللغات اور منتہی الارب کے رو سے آسمانی کتاب اور قرآن امام ہے

ششم — امام مین بارہ اوصاف مندرجہ زندہ جاوید امام ہونے چاہئین جو قرآن مین موجود ہین ؛

پہلی تین اعتقادات دیباچہ مین درج ہین اور باقی اعتقادات ایک فرضی اور بزاخفش کو مد مقابل بنا کر بطور ناول کے زیب رقم فرمائے گئے ہین۔ بزاخفش سے میرا مطلب صرف یہ ہے کہ سائل بزاخفش تھا جیسا کہ سطور ذیل سے واضح ہوگا ؛

افسوس ہے کہ مولویصاحب۔ اہل تصانیف کے زمرہ مین شامل ہو کر ایسی تصنیف پیش کرتے ہین جو بیشمار نقائص اور اعتراضات سے مملو ہے مثلاً

(۱) پہلے عقیدہ کو چوتھا عقیدہ رد کرتا ہے اگر امام کا لفظ صرف انبیاء کے لئے تھا تو کتاب موسیٰ کو کیون امام کہا گیا ؛

(۲) پہلے عقیدہ کی پانچوان عقیدہ تردید کرتا ہے کیونکہ لغت مین امام بمعنی پیش نماز۔ مقتدا۔ راہ۔ مصلح۔ بر پا دارندہ۔ خلیفہ۔ امیر لشکر۔ وکیل۔ راہ نما۔ وغیرہ بھی لکھا ہے ملاحظہ ہو منتہی الارب مستدلہ مولویصاحب

(۳) پہلا عقیدہ بدیہیات کے خلاف ہے کیونکہ امام کا لفظ آجکل ہی کے لوگون نے اپنے لئے استعمال نہین کیا بلکہ گذشتہ تیرہ سو برس مین ہر ایک فن اور ہر ایک ملت کے بیشمار لوگون کے واسطے یہ لفظ تجویز کیا گیا ؛

(۴) پہلا عقیدہ قرآن کے برخلاف ہے۔ قرآن مین انبیاء شہداء صالحین۔ اور صدیقین کو منعم علیہم لکھا ہے اور عوام وخواص کو اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم کی دعا کی ترغیب دی گئی ہے اور نیز واجعلنا للمتقین اماما کی دعا کے لئے حکم دیا گیا ہے اگر امام کا لفظ صرف انبیاء کے لئے محفوظ تھا تو عوام وخواص کو ان دعاؤن کی تعلیم سکھلانی کی کیا ضرورت تھی۔

(۵) دوسرا عقیدہ بدیہی البطلان ہے۔ گذشتہ علمائے اسلام اور شاہان عالیمقام اور صوفیا کے حق مین مولویصاحب نے جو کچھ درافشانی کی ہے اس کی پاداش اپنے وقت پر بھگتین گے لیکن کوئی شخص جس کے سر مین دماغ اور دماغ مین عقل ہوگی کبھی صوفیا کے فرقہ کو ضعف اسلام کا باعث اور گذشتہ علمائے اسلام اور شاہان عالی مقام کو امام کے لفظ کا غیر مستحق قرار نہین دے گا۔ رسول خدا صلعم نے علمائے امت کو انبیائے بنی اسرائیل سے مشابہ قرار دیا ہے اور ہر صدی کے سر پر ایک مجدد کے آنے کی پیشگوئی فرمائی ہے اور یہ پیشگوئی پوری ہوتی رہی اور ہو رہی ہے۔ اور ایسا ہی قرآن ..... کا منشاء معلوم ہوتا ہے کما قال اللہ تعالیٰ "للناس اماما" "للمتقین اماما" "کل اناس بامامہم" وجعلناہم آئمۃ یہدون بامرنا۔ جعلنا منہم آئمۃ یہدون بامرنا۔ ونجعلہم آئمۃ۔ فاسئلوا اہل الذکر۔ اولی الامر۔ وغیرہ بیسیون آیات موجود ہین

(۶) تیسرے عقیدہ کا ماخذ جو مولویصاحب نے ظاہر فرمایا ہے وہ مولوی صاحب کو اہل قرآن کے زمرہ سے خارج کرتا ہے اور مولویصاحب اپنی لکھی ہوئی القاب کے مستحق نہین رہتے ؛

(۷) چوتھے عقیدہ کا ایک جزو کہ قرآن امام ہے آیات مستدلہ سے ہرگز ثابت نہین ہوتا۔ آیات مستدلہ سے صرف توراۃ کا امام ہونا مترشح ہوتا ہے ؛

(۸) چھٹے عقیدہ کے واسطے یہ ثابت کرنا نہایت ضروری تھا جو نہین کیا گیا کہ امام کے لئے بارہ صفات جو درج کتاب کئے گئے ہین فلان آیت کے رو سے ضروری ہین۔ کیونکہ مولوی صاحب اہل قرآن ہین ؛

(۹) مولویصاحب نے شروع رسالہ مین اسلام کے موجودہ تنزل کو تسلیم کیا ہے اور رسول اکرم صلعم کے بعد صرف قرآن کو امام تلایا ہے۔ یہ بھی بڑی نادانی کی بات ہے کیونکہ اس پر مندرجہ ذیل اعتراضات ہین ؛

(الف) کیا تنزل کی حالتین صرف سماوی کتب کافی ہو سکتی ہے۔

(ب) اگر ہو سکتی ہے تو اسلام مین درحالیکہ امام (قرآن) موجود تھا تنزل کیون ہوا ؛

(ج) اگر سماوی کتاب کافی ہو سکتی ہے تو کبھی کوئی کتاب بغیر پیغمبر کے نازل ہوئی ؟ اور ایک ایک کتاب کے واسطے ایک سے زیادہ پیغمبر کیون مبعوث ہوئے ؟!

(۱۰) مولیصاحب کا دعویٰ تو یہ ہے کہ قرآن کے بغیر کوئی شخص امام کے لفظ کا مستحق نہین ہے اور اپنا نام تبدیل نہین فرمایا لم تقولون مالا تفعلون۔ (کیونکہ آپکا نام امام الدین ہے)

مین امید کرتا ہون کہ مولویصاحب رسالہ زندہ جاوید امام کے زندہ رکھنے کے لئے اور سعدی مرحوم کے شعر ؎

نگفتہ ندارد کسے با تو کار ۔ ولے چون بگفتی دلیلش بیار

پر عمل کر کے مندرجہ بالا اور دیگر ہمچو قسم سوالات کا جواب بھی قلمبند فرما کر شامل زندہ جاوید امام کر دیوین گے۔ اور آیت واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا کو جو مولویصاحب کے رسالہ کے زیب عنوان ہے مد نظر رکھین گے فقط باقی جواب آنے پر۔

احمد دین از گوجرانوالہ۔

۱۲ / نومبر سنہ ۰۳

اہل حدیث کی غلط بیانی

اہل حدیث اپنے ۲۰ نومبر کے اشو مین لکھتا ہے کہ عدالت کے نقیب نے مرزا صاحب کو آواز دی۔ اگرچہ ہمارے نزدیک یہ کوئی معیوب امر نہین ہے کہ عدالت جب کسی کو حاضری کے لئے بلانا چاہے تو اس شخص کا نام لیکر اسے پکارا جاوے اور نہ قرآن اور حدیث مین ایسے امور کو ایک امام کی شان کے خلاف لکھا ہے بلکہ اولی الامر کی طاعت کا حکم ہر ایک مومن کے لئے ضروری ہے مگر جو واقعہ اہل حدیث نے لکھا ہے وہ بالکل غلط ہے حضرت مرزا صاحب پہلے سے ہی عدالت کے کمرے مین موجود تھے اور عدالت نے ان کو دیکھکر فرمایا کہ مرزا صاحب تو تشریف لائے ہوئے ہین مولوی کرم دین کو بلایا جاوے۔ چنانچہ مولوی کرم دین صاحب نقیب کے ذریعہ سے بلائے گئے تھے ؛

حضرت مسیح موعود ع کی دعا سے ایک مردہ کا زندہ ہونا

۱۲ نومبر کو جو مقدمہ کرم دین صاحب کی طرف سے حضرۃ اقدس اور حکیم فضل دین صاحب کے نام دائر تھا اس دن حکیم فضل دین صاحب بہت سخت بیمار تھے اور کوئی امید ان کے زیست کی نہ تھی۔ از روئے علم طب کے کوئی علامت ایسی موجود نہ تھی کہ جس کے ذریعے سے ان کی آئندہ زندگی وہم وخیال مین گذر سکتی۔ ایسی حالت مین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اچھا ان کے لئے دعا کرین گے۔ چنانچہ حکیم صاحب کو ڈاکٹر کے سرٹیفکیٹ پر قادیان واپس روانہ کیا گیا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کی دعا سے اب وہ صحیح وسالم وتندرست ہین اور اپنے کاروبار کو سرانجام دے رہے ہین - یہ ہے احیاءِ موتا کہ جس سے اکثر مشرک پسند طبائع نے دہوکا کہا کر حضرت مسیح ناصری کو خدا بنایا +

تذکرۃ الشہادتین اردو اور رسالہ عربی

معہ

رسالہ علامات المقربین بزبان عربی

یہ دونوان کتابین مصنفہ حضرت اقدس مسیح موعود چھپکر شائع ہوچکی ہین کل مجموعہ ۱۳۰ صفحہ پر ہے اور بقیمت ۸/ حکیم فضلدین صاحب سے ملسکتا ہے حضرۃ اقدس کا منشاء ہے کہ اس کی اشاعت کثرت سے ہو اور اس لئے ہمارے نزدیک یامر بہت مناسب ہوگا کہ اگر ذی وسعت احباب اس کے چند نسخہ خرید کر اشاعت کی غرض سے تقسیم کرنا چاہین تو ایسے یکشمت خریدارون کو کتاب اصل قیمت سے کچھ رعایت پر دیجاوے +

میرٹھی ضمیمہ شحنہ ہند کی سہ ماہی رپورٹ

سلسلہ کے لئے دیکھو اخبار نمبر ۴۳ جلد ۲ مورخہ ۲۹ نومبر ۱۹۰۳ء

(۱) حضرۃ حکیم الامت نے مولوی الہی بخش صاحب کا یہ پیغام سنکر کہ "پیرون کے پھندے مین نہ آنا" لکھ بھیجا کہ پیر کے جامع مانع معنے بتادیجئے ۔ مولوی الہی بخش صاحب نے جواب مین خود ہی اپنی غلطی کا اقرار کرلیا کہ پیر سے مراد میری پیر ضلالت تھی گویا اپنے کلام کو ناقص مان لیا - اور پھر ضمیمہ مین حداجانے کس سے زور دیا گیا - پیر کا لفظ عام ہے مولوی صاحب نے حکیم الامت کے فرمانے پر اقبالی ڈگری دیدی کہ پیر نہین بلکہ پیر ضلالت کہنا تھا پھر کہتے ہین تعریف کے لئے جامع مانع کا لفظ ہوتا ہے نہ کہ معنی کے لئے - اجی مہربان! تعریف بھی دو قسم کی ہے جس مین سے ایک تعریف لفظی ہے اور معنے سے مراد بھی مایراد من اللفظ ہے پس یہ دونوان مرادف ہین - ایک کا اطلاق دوسرے پر صحیح - دوسرے پیر کے لغوی معنی تو آپنے بھی نہین کئے اصطلاحی مراد لئے ہین - جو ضمن تعریف مین داخل ہین (۲) آیت اکملت لکم دینکم سے دین تو بیشک کامل ہوچکا ہے - مگر دو باتین تھین تکمیل ہدایت جو ہوچکی - اور تکمیل اشاعت جو مسیح موعود کے زمانے مین مقدر تھی کیونکہ اس وقت اس کے وسائل بہم پہونچ گئے ہین اور تکمیل اشاعت (سیدنا) احمد صلے اللہ علیہ وسلم کا "غلام" (علیہ السلام) ہی کرے - جب ہی رسول کریم خاتم الانبیاء کی عزت برقرار رہ سکتی ہے ورنہ کسی اور نبی سے (جو فیض یافتہ ختم الرسل نہ ہوا) ہونے پر تو آنحضرۃ کی سخت توہین ہے اور اکملت کو بتا - اور یہ تو آپ بھی مانتے ہونگے کہ تکمیل اشاعت زمانہ رسالت پناہی مین کما ینبغی نہین ہوئی اور حسب قدر کثرت سے آج کیڑون کی طرح مذاہب نے خروج کیا ہے نہ یہ کثرت اس وقت تھی - ورنہ بتاؤ امریکہ وغیرہ بلاد اقصلی مین اس کی تکمیل کا ثبوت حکیم الامت نے لاتسبوا الذین یدعون من دون اللہ سے استدلال بالا دے کے یون فرمایا کہ جب بت پرستون کے بتون کو گالی دینا ممنوع ہے تو غلام احمد کو دینا بالطریق اولی ممنوع ہوا - آپ .... فیسبوا اللہ عدوًا بغیر علم کو ساتھ ملاکر کچھ کا کچھ فرما اور غلام احمد کو معبود ٹھہرا رہے ہین - حالانکہ یہ بھی ایک فرع ہے اس کلیہ کی کیا ایک آیت سے بہت سے نتیجے نہین نکل سکتے +

(۳) پھر کچھ الفاظ جمع کئے ہین - کہ یہ مسیح موعود علیہ نے حضرت عیسیٰ کے حق مین بولے - حالانکہ حضرۃ اقدس نے وہ نہین فرمائے - بلکہ عیسیٰ علیہ السلام کے حق مین افراط و تفریط سے کام لینے والون کے عقائد نقل کئے ہین و نقل الکفر لیس بکفر - جو کچھ عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت حضرۃ امام الزمان نے لکھا ہے وہ موجودہ اناجیل و اقوال باطیل کی بنا پر ہے کہ بچھو .... ایک راستباز نبی کی بابت ان لوگون کے عقائد کیا ہین گویا ان کی غلطی کو ظاہر کردیا ہے - مثلاً اگر کہین لکھا ہے کہ یسوع مسیح نے فاحشہ سے بدن کو چھوا تو یہ غلط نہین کیونکہ انجیل مین ایسا ہی لکھا ہے - یہ دوسری بات ہے کہ یہ دقیقۃً ہی غلط ہے مگر ہم انجیل کے ماننے والون پر حجت تو قائم کر سکتے ہین کہ دیکھو تمہارے خدا کے یہ افعال ہین اب یا تو وہ ان اناجیل کو محرف قرار دین - یا یسوع کی خدائی سے انکار کرین - ایک بات تو ضرور ہوگی - سمجھا جناب - پس یہ وجہ ہے یسوع کے حق مین کلمات نقل کرنے کی جن کو آپ دشنام دہی قرار دیتے ہین -

دوئم - یہ الزامی جواب ہے جیسے جامی رحمۃ اللہ علیہ شیعون کو علی کی نسبت لکھتے ہین "آن جوانے بروت مالیدہ" چنانچہ ایڈیٹر شحنہ ہند بھی اللہ تعالیٰ کو آسمانی باپ کہتے ہین اور اسے مرزا یون کا خدا قرار دیکر گالیان دیتے ہین حالانکہ اسے اچھی طرح معلوم ہے کہ احمدیون کا کوئی دوسرا خدا نہین بلکہ وہی ہے جو ہمارا تمہارا دونون کا ہے - پھر کیا اس کو مسخرا - نادان - کم علم - بزدل لکھنا کفر نہین تو اور کیا ہے؟ اور جس بات کو دوسرے مین عیب جانا تھا اسکو خود ہی کر کے دکھایا -

(۴) حضرۃ مرزا صاحب کی نسبت لکھتا ہے کہ روح اللہ و کلمۃ اللہ کا خطاب کیون نہین اختیار کرتے - اسے شاید یہ معلوم نہین کہ یہ خطاب مسیح کو صرف یہودیون کے اعتراض کے دفع کے لئے خداتعالیٰ نے مرحمت فرمایا - کہ وہ باپ کے نہونے کے سبب عیسیٰ علیہ السلام مین (عیاذاً باللہ) شیطانی روح بتاتے تھے اللہ تعالیٰ نے روح کا خطاب دیکر وعدہ "ومطہرک" کو پورا کیا آیا خیال شریف مین +

(۵) حج کے لئے بار بار اعتراض کرنا شرافت سے بعید ہے جب من استطاع الیہ سبیلا پر آپ کا بھی ایمان ہے - کئی قسم کے موانعات ہین جنکو تم لوگ نہین سمجھ سکتے تو نہ سمجھو - یہ عبادت تو محض اللہ تعالیٰ کی ہے انسان کا اس مین کیا دخل اور اعتراض کرنیکا کیا حق - فتح رحا سے مراد پنجاب اور حج سے قومی اصلاح و کسر صلیب مقصود ہے جو مسیح موعود کا سب سے اہم فرض ہے - پہلے اس سے فراغت ضروری ہے - قبر کا اعتراض جب تک حضور علیہ الصلوۃ والسلام زندہ ہین فضول ہے + [سلہ]

(۶) پہلے اپنا مجدد السنہ مشرقیہ ہونا تو ثابت کرلو پھر احمدیون سے شاگردی کی استدعا بھی کرلینا - آپ اپنی تجدید کا رنگ ایڈورڈ گزٹ شاہجہان پور مین دیکھین +

(۷) کب حضرت اقدس نے فرمایا ہین ناقص نبی ہون، اور خاتم النبیین سے کامل نبیون کا خاتمہ ہوا ہے آپ تو اپنے تئین ظلی نبی فرماتے ہین جو اپنی ذات مین کامل اکمل ہے صرف فیض نبوت محمدیہ کا محتاج ہے اور قیامت تک ایسا ہی ہوتا رہیگا کہ بلا مہر خاتم الانبیاء علیہ الصلوۃ والسلام کے کوئی نبی نہین آسکتا یہی معنے ہین خاتم الخلفاء کے - کہ اب کوئی خلیفہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم بلا مہر مسیح موعود کے نہین آسکتا - آپ کا وہ اعتراض بھی انکا خود دہو گیا کہ ان اللہ یبعث لھذا الامۃ علی راس کل مائۃ سے یہ ثابت نہین ہوتا کہ چودہوین صدی کے بعد کوئی مجدد نہ ہوگا - پھر یہ اعتراض کیا ہے کہ اگر مرزا جی کامل مجدد ہین تو کیا دوسرے ناقص تھے - یہ تو ایسا ہی سوال ہے جیسا کوئی کہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم کو کامل و اکمل نبی کہتے ہین تو کیا دوسرے ناقص تھے - صاحب! اپنے اپنے زمانے مین ہر ایک کامل ہوتا ہے - حضرۃ اقدس کی خصوصیت یہ ہے کہ ان پر مجددیت کا کمال ختم ہو چکا - اب انکی لعدان کی مہر کے بغیر کوئی مجدد نہ ہوگا - پھر ایک اور اعتراض ہے کہ تلک الرسل فضلنا بعضہم علی بعض مین رسولون کی فضیلت کا ذکر ہے نہ کہ مجددین کی فضیلت کا - اجی جناب مجدد بھی تو مثیل انبیاء بنی اسرائیل ہین کیا مشبہ اور مشبہ بہ کسی ایک حکم مین برابر نہین ہوسکتے اور حدیث مذکورہ بالا ان اللہ یبعث مین سے اگر مسیح موعود کا پتہ نہین ملتا تو کیا دوسری حدیثین نظر سے نہین گذرین بالفرض اگر اسی حدیث سے ثبوت دینا ہو تو بھی کچھ مشکل نہین اس مجدد مائۃ حاضر کے خطاب بلحاظ مختلف خدمات کے مختلف ہین - کیونکہ آجکل صلیب کا زور ہے اس لئے کسر صلیب ضروری ......

[سلہ] اور احمد حسن صاحب نے آج تک خود بھی حج نہین کیا اور نہ انکو والد متوفی کو نصیب ہوا پھر خدا جانے مرزا صاحب پر کیون اعتراض ہے اکبر منفتا عند اللہ،

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خبرین

حضرت ام المومنین علیہا السلام کی طبیعت چند دن ناساز رہی مگر اب بفضل خدا آرام ہے۔

حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب کی طبیعت تا حال ناساز ہے ایک دو دن کے لئے صحت ہو کر پھر بیماری عود کر آتی ہے آجکل اگرچہ آپ مرض سے آرام ہے مگر نقاہت غایت درجہ کی ہے جس سے آپ شامل جماعت نہین ہو سکتے۔

حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب بخیر و عافیت ہین مگر ضعف اور کمزوری ابھی تک آپکے لاحق حال ہے

مولانا محمد احسن صاحب امروہی آجکل امامت نماز کی خدمت بجا لاتے ہین اور مخالفین کے رسائل کے جواب تحریر کرنے مین مصروف ہین

مقدمہ کے مزید حالات۔ حکیم فضلدین صاحب حاضری عدالت سے ڈاکٹر کے سرٹفکیٹ پر ایکماہ کے لئے معذور قرار دئے گئے مولوی کرم دین کی شہادة استغاثہ مین مولوی مفتی عبداللہ ٹونکی صاحب۔ مولوی اصغر علی صاحب روحی اور عبدالعزیز صاحب رئیس سرکال ماہر۔ منشی شمس الدین صاحب شائق اور مولوی شیخ عبداللہ صاحب عمر حکیم کو بلایا تھا مگر یہ سب حاضر نہ ہوسکے اس لئے کرم دین صاحب کی طرف سے مولوی ثناء اللہ امرتسری۔ اور الہ دتا صاحب خیاط سوہل اور میان عبدالسبحان مقیم مسانیان شہادت مین گذرے۔ ۱۳ اور ۱۶ نومبر کو صرف مولوی کرم دین صاحب اور ایک گواہ ملک تاج الدین صاحب پر جرح ہوئی باقی گواہون پر جرح باقی ہے

ہفتہ مختتمہ ۳۰ نومبر تک ذیل کے خاص اصحاب قادیان مین تشریف لائے۔ بابو غلام غوث صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ افریقہ یوگنڈا ریلوے سے۔ محمد علی خان صاحب ساکن شاہ جہان پور راولپنڈی سے۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اسسٹنٹ سرجن لاہور سے بابو خیرالدین صاحب گارڈ کوہاٹ سے۔ جناب عبدالغنی صاحب پٹیالہ سے۔ میان مددخان صاحب کشمیر سے۔

قادیان۔ مین موسمی بخار ابھی تک ہے مگر بہ نسبت سابق کے اب کچھ آرام ہے۔

(اپنی نسبت)

میری طبیعت الحمد للہ کہ بہ نسبت پیشتر کے اب رو بصحت ہے مگر تاہم ضعف اس قدر ہے کہ فرائض منصبی کو بجا لانے سے قاصر ہون۔

محمد افضل

عالم اخبار

ہفتہ مختتمہ ۱۴ نومبر کو طاعون سے ہندوستان مین ۱۸۳۶۰ فوتیان ہوئین۔

ولایت کے اخبارون نے یہ افواہ مشہور کی ہے کہ امیر کابل ہندوستان مین تشریف لانے کا ارادہ رکھتے ہین۔

قلمرو پٹیالہ مین ایک قیمتی کان کوئلہ کی معلوم کی گئی ہے کہ جسکا کوئلہ بہت اعلیٰ قسم کا پایا گیا ہے حرارت اس کی بہت تیز ہے اور شملہ سے ۱۷ میل کے فاصلہ پر مقام جادی چمپانا مین معلوم ہوئی ہے۔

بھوانی۔ ایک حصہ ضلع حصار مین تھا جو کہ کپڑے اور اناج کی اچھی منڈی تھی مگر طاعون نے دو ڈھائی ماہ سے اسے تباہ کر دیا ہے۔

امرتسر مین طاعون روز بروز ترقی پر ہے اور لوگ حیران و پریشان ہین حیرانی و پریشانی سے کیا ہوتا ہے خدا سے صلح کرین تقوے طہارت اختیار کرین اور خدا کی طرف سے جو منادی آیا ہے اس کی ندا پر عمل کرین خدا فضل کرے گا۔

تجویز درپیش ہے کہ ہندوستان اور یورپ کے مابین سلسلہ خبر رسانی بلا تار برقی کا قائم کیا جاوے اس کا مغربی سٹیشن اٹلی مین بنایا جاوے گا اور ہندوستان مین بمبئی یا اس کے قریب کوئی سٹیشن خبرین وصول کرنے والا ہوگا۔

روس مین مجنون کو بنفشی رنگ کی روشنی مین رکھنے سے جنون کا مرض ہو گیا تھا لیکن سرخ اور نیلگون رنگ کی روشنی سے یہ مرض دور ہو جاتا ہے۔

ہانگ کانگ مین تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ حشرات الارض مثل کھٹمل پسو اور مکڑیان وغیرہ بھی طاعون کے پھیلانے کا باعث ہین۔

جنوبی ہند کے ایک مقام کڈپہ مین طغیانی سے سخت نقصان ہوا ہے۔ ۵۰ ہزار آدمی بے خانمان ہو گئے ہین اور دس ہزار کے قریب فاقون سے ہلاک ہو گئے ہین پردہ نشین مسلمان عورتون کو سخت مصائب اور مشکلات کا سامنا ہے ان مصیبت زدون کے لئے چندہ وغیرہ کی تجاویز درپیش ہین اور اسی قسم کی طغیانی اور مقامات مین بھی ہوئی ہے جس سے بہت نقصان ہوا ہے۔

پیرس مین ایک نئی ایجاد ہوئی ہے جس سے عکسی تصویر قدرتی رنگون مین اتر سکے گی۔

گوجرانوالہ مین پھر طاعون کا زور سنا جاتا ہے۔

بلگیریا مین عورتون پر یہ ظلم روا رکھا جاتا ہے کہ وہان کی رسوم کے مطابق دلہن کو ایکماہ تک خاموش رہنا پڑتا ہے۔ اگر وہ اس عرصہ مین کلام کرے تو سزا ملتی ہے صرف شوہر کے بلانے پر جواب دے سکتی ہے۔ جب یہ رسم توڑنے کا دن آتا ہے تو خاوند کچھ تحفہ دلہن کو لا کر دیتا ہے اور پھر وہ عام طور پر بات چیت کر لیتی ہے۔

اہل چین نے تجربہ کیا ہے کہ اگر چائے کے صندوق مین مردہ کی لاش سنبھال کر رکھی جاوے تو کئی سالون تک خراب نہین ہوتی۔

(یوگندر پال آریہ کی ضمانت)

پیسہ اخبار نے ایک نامہ نگار کے حوالہ سے لکھا ہے کہ جالندھر مین پنڈت سوامی یوگندر پال نے خالی بحث مباحثہ پر ہی قناعت نہ کی بلکہ اتوار کو لکچر دیتے وقت مجمع عام مین دین اسلام اور اس کے بانی کے متعلق کچھ سخت سست الفاظ استعمال کئے جس سے ہندو مسلمانون مین بگاڑ کا اندیشہ تھا اور مزید بران دوسرے دن ایک اعلان مشتہر کیا کہ اس شام کو مذہب اسلام کی قلعی کھولی جائیگی نتیجہ یہ ہوا کہ سوامی صاحب کے نام وارنٹ گرفتاری جاری ہوا اور سوامی جی فی الحال ایکہزار روپے کی ضمانت پر ہین۔ اگلے ہفتہ ان کو عدالت مین جواب دہی کے لئے حاضر ہونا ہے۔ یہ وہی یوگندر پال ہے جس نے قادیان کے جلسہ مین منہ مانگا معجزہ حضرت مسیح کا دیکھا تھا اور اب اپنے کرم کا پھل دیکھ رہے ہین۔

طاعون کا سب سے زیادہ زور اس وقت صوبجات بمبئی مین ہے جہان ایک ہی ہفتہ مین ایکہزار آدمی تلف ہوئے۔ پنجاب بنگال اضلاع متحدہ اور ممالک متوسط مین طاعون آہستہ آہستہ مگر مستقل طور پر ترقی کر رہی ہے۔

شہر اور ضلع بنارس مین از سر نو طاعون پھوٹ پڑی ہے لوکل حکام حفظان صحت کی طرف حسب معمول متوجہ ہو گئے ہین۔

دو جہاز کنلی اور پنڈاری مین جو ۱۹ کی صبح کو کلکتہ سے روانہ ہوئے مقام بابا پور کے قریب ٹکر ہوئی کنلی کو نقصان پہنچا جس کے باعث اسے بندرگاہ کو الٹا لوٹنا پڑا مگر جہاز پنڈاری نے اپنا سفر جاری رکھا۔

پیسہ اخبار لکھتا ہے ہم بعض لوگون کا خیال ہے کہ صوبجات متحدہ آگرہ و اودہ کا صدر مقام بجائے الہ آباد کے عنقریب آگرہ ہونیوالا ہے اور گورنمنٹ کے دفاتر الہ آباد سے جو باوجود مدت تک صوبہ کا صدر مقام ہونے کے بھی ابتک سفالہ پوش مکانات سے پر ہے خوبصورت اور عالیشان آگرہ مین جا ئینگے جو بلحاظ اپنے سنگین بازارون اور قدیم بے نظیر آثار کے تمام ہندوستان پر سبقت رکھتا ہے اور چونکہ اس صوبہ کے نئے نام مین آگرہ کا لفظ باوجود بالکل بے جوڑ اور بے موقع ہونے کے ضروری سمجھکر رکھا گیا ہے۔ اس سے بھی اس خیال کی تائید ہوتی ہے۔ بہرحال اگر یہ خیال صحیح ہے تو صوبجات متحدہ کی گورنمنٹ کی یہ حرکت بہتری کی حالت مین ہوگی۔

رسید زرگابت سکنہ ۶ میان عزیز الرحمن صاحب از کوہ منصوری۔ . . . . ۲ روپے

خریداران البدر کو وی پی کی اطلاع

جن اصحاب خریداران البدر کا رسال ۳ دسمبر کو ختم ہوتا ہے ان کی خدمتمین اطلاع دیجاتی ہے کہ شروع جنوری ۱۹۰۷ء مین سال آئندہ کی قیمت کا وی پی ارسال ہو گا ٭

منیجر

خریداروں کو کمیشن

دفتر البدر کی احمدیہ بک ایجنسی کی طرف سے جن کتب کا اشتہار ہوا ان پر کمیشن ... یا زیادہ تعداد میں خریدنے والوں کو معقول کمیشن دیا جاوے گا

منیجر

ہر قسم کی

مذہبی اور اخلاقی کتابین بشرطیکہ وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت مین نہ ہون دفتر البدر مین فروخت کے لیے کمیشن پر رکھی جاتی ہین اور اگر متواتر اشتہار دلانا ہو تو اشتہار کی اجرت الگ لی جاتی ہے ٭

تبادلہ اخبارات

البدر ... اخبارات سے تبادلہ ... منظور نہین

منیجر

ریویو آف ریلیجنز

اس نام کا ایک ماہوار رسالہ انگریزی اور اردو زبان مین الگ الگ قادیان سے شائع ہوتا ہے جسمین تمام دنیا کے مذاہب پر نظر ثانی کر کے سچا اور حقیقی مذہب پیش کیا جاتا ہے اور نیچری اور طبعی مذہب اسلام پر جو اعتراضات کم فہمی سے عیسائیون اور دیگر مذاہب نے کئے ہین انکے جوابات بڑی معقولیت اور برجستگی سے دئے جاتے ہین یہ ایک ہی رسالہ ایسا ہے جو اسلام کو یورپ امریکہ اور آسٹریلیا مین ایک زندہ مذہب ثابت کر رہا ہے اور جسنے عیسائی دنیا کی کایا پلٹ دی ہے اس کی اس اثر اندازی کو خود اہل امریکہ اور یورپ نے تسلیم کر لیا ہے اس لئے ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اس کی اشاعت اور خریداری مین کوشش کرے اور جو لوگ کہ مذاہب کے متلاشی ہین وہ اسے ضرور خریدین قیمت سالانہ رسالہ زبان انگریزی للعہ زبان اردو عگر تمام درخواستین بنام منیجر ریویو آف ریلیجنز قادیان آنی چاہئین ٭

القرآن بالقرآن - یہ ایک بے نظیر تفسیر ہے جسکو جناب ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب بی۔ اے کمال محنت کے ساتھ تصنیف فرما کر بغرض اصلاح حضرۃ مسیح الزمان علیہ السلام اور ... پیش کیا جسکو نصف کے زیادہ سنادی تھی حضرۃ مسیح الزمان نے اسکی نسبت یہ الفاظ ارشاد فرمائے کہ نہایت عمدہ - شیرین بیان ہے ... خوب بیان کئے ہین وہ ... حضرۃ مسیح الزمان اور مولانا مولوی نور الدین صاحب علیہما السلام نے بعض جگہ اصلاح بھی فرمائی ہے اب فضل سبحان سے چھپکر طیار ہوگئی ہے خریداران البدر ... کو پارہ عم کی تفسیر مفت آدھ آنہ کا ٹکٹ آنے پر بطور نمونہ بھیجی جا سکتی ہے قیمت بلا جلد ... قیمت پارہ عم

المشتہر خاکسار فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام ترداوڑ ضلع کرنال

مطبع انوار الاسلام قادیان

جسکو ہم نے صرف اخبار البدر کی وقت پر اشاعت کے واسطے قائم کیا ہے تاکہ احمدی قوم کو ان کے امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تازہ بتازہ حالات پہونچا دین اور چونکہ مطلق اخبار مطبع کی ایک ماہ کی معروفیت کے لئے کافی نہین ہے جس سے نقصان کی زیرباری ہو رہی ہے اس لئے جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اپنی تصنیفات اور چھپائی کے کام مطبع مین ارسال فرما کر اس قومی اور دینی خدمتمین ہمارا ہاتھ بٹا دین ٭

ہم منشی محمد اسمعیل صاحب مہتمم کارخانہ لائل پور اور منشی ایس ایم یوسف صاحب عزیز انبالہ کے بڑے شکر گذار ہین کہ ہماری اس قسم کی سابقہ درخواست پر انہون نے اپنے چھپائی کے کام ہمین دئے ٭

ترک اسلام

ایک رسالہ جو کہ ... عبد الغفور نامی نے آریہ مذہب کے اختیار کرنے کے دلائل مین لکھا تھا اس کا ابطال مولانا حکیم نور الدین صاحب نے لکھا ہے جو کہ ہمارے اہتمام سے طبع ہو رہا ہے - درخواستین بہت جلد مشتہران کے نام آنی چاہئین ٭

المشتہران

مفتی فضل الرحمان حکیم فضل الدین صاحب احمدی قادیان ضلع گورداسپور

اخبار ہذا بعض تاجر اصحاب کی خدمتمین ارسال ہے اگر وہ اپنے اشتہارات بشرطیکہ فحش اور مبالغہ سے پاک ہون درج اخبار کرانا چاہین تو منیجر سے خط و کتابت کرین ٭

انوار الاسلام پریس قادیان دار الامان مین باہتمام منشی محمد افضل ... پروپرائٹر کے چھپکر شائع ہوا